رساله

تحفۂ نظامیہ

از حضرت مخدوم الانام شیخ الاسلام قاری
امیر نظام الملة والدین القادری الکاکوروی المعروف
بشیخ بہیکہ و شاہ بھکاری متوفی سنہ ۹۸۱ھ

مع ترجمہ

جناب مولوی محمد تقی حیدر صاحب علوی کاکوروی

در مطبع سرکاری ریاست رامپور طبع شد

سنہ ۱۹۲۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الموجود بوجودہ الشاہد المشہود بشہودہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ محمد الحامد المحمود والساجد المسجود وعلےٰ آلہ واصحابہ العابدین لمعبودہ **اما بعد** بندہ احقر نظام الدین حیدر المعروف بہ تقی حیدر غفرلہ العلی الاکبر ناظرین حقیقت و شائقین معرفت سے عارض مدعا ہے کہ بعد از ترتیب رسالہ فیوض العارفین میں ایک روز کتب خانۂ قدیمی خانقاہ عالم پناہ کاظمیہ میں ایک کتاب تلاش کر رہا تھا اُسی اثنا میں حُسن اتفاق سے ایک مجموعہ میں مجکو یہ رسالۂ مختصرہ فارسی ملا جسکے آخر میں یہ عبارت تھی کہ "تمام شد رسالہ ہذا مصنفہ حضرت مخدوم ماشاہ بھیکہ قدس سرہ العزیز بدست خاکپائے قلندران طفیل علی علوی منقول عنہ از دستخط حضرت مخدوم مزین بود" جسکو پڑھکر فرط مسرت سے میں باغ باغ ہوگیا اور مجکو اپنی خوش قسمتی پر یہ ناز ہوا کہ جس چیز کی تلاش حضرت غوث ملت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ الاطہر کو عرصہ تک رہی وہ نعمت غیر مترقبہ مجکو گھر بیٹھے ملی یعنی اُسوقت حضرت مخدوم قدس سرہ کی کوئی تصنیف دستیاب نہوئی الحمد للہ کہ مجکو اسمیں فی الجملہ کامیابی ہوئی اس رسالہ کے حضرت مخدوم قدس سرہ کی تصنیف ہونیکا مجکو ہرگز یقین نہوتا اگر وہ عبارت مندرجہ صدر میری نظر سے نہ گذرتی کیونکہ

حضرت شیخ طفیل علی صاحب اول تو مرید و مسترشد خاص و مجاز باختصاص حضرت عارف باللہ
شاہ محمد کاظم قلندر کاکوری کے تھے دوسرے حضرت مخدوم صاحب کی اولاد انکا سلسلۂ نسب حضرت
مخدوم صاحب تک آٹھ واسطوں سے پہنچتا ہے۔ یہ رسالہ اصل مین تین سوالونکا جواب ہے جو سائل نے
حضرت مخدوم صاحب سے کئے تھے یہ تو پتہ نہین چلتا کہ سائل کون شخص اور کس حیثیت کا تھا
مگر میرے خیال ناقص مین اُنہین کے کسی خلیفہ یا مسترشد مثلاً شمس الدین خان کوکہ یا مولانا عبد الرشید
ملتانی یا میر شرف الدین بنگال پوری وغیرہ مین سے کسی نے کئے ہونگے علاوہ اس رسالہ کے حضرت مخدوم
صاحب کی تصنیف سے یہ کتابین تھین کتاب منہج اصول حدیث مین کتاب معارف علم تصوف مین
ترجمہ رسالہ ملہمات قادری مصنفہ حضرت سید عبد الرزاق ابن حضرت غوث الثقلین قدس سرہما انہین
کتابونکی حضرت غوث ملت قدس سرہ کو بہت تلاش رہی اپنے ایک مکتوب مین بھی اُنہون نے
امیر عاشق علیخان کو در خلف الرشید حضرت شیخ طفیل علی مسبوق الذکر کو انکی جستجو کی تاکید فرمائی تھی
باین الفاظ کہ بہر حال تلاش چند کتب ضرور یست یکی شرح ملہمات مصنفہ سید عبد الرزاق
که جد حضرت مخدوم نوشتہ اند دیگر شرح عوالم جنیدی کہ امیر ابراہیم نوشتہ اند دیگر منہج تصنیف
حضرت مخدوم دیگر معارف تصنیف حضرت مخدوم قدس سرہ باقی دیگر انچہ در فہرست سابق
نوشتہ بودم یاد باشد و تلاش باید غالب کہ بہم رسد انتہی۔ مگر افسوس کہ دست برد زمانہ سے
ان کتابون سے کسیکا بھی پتہ نہین یہ رسالہ جس پایہ کا ہے اسکی بابت تو میرا کچھ کہنا یا لکھنا
چھوٹا منہ بڑی بات ہے اسکے مضامین سے خود ہی ظاہر ہے کہ حضرت مخدوم نے کیسے کیسے جواہر آبدار
حقائق و معارف کے طالبین حق کو عطا فرمائے ہین جنکی قدر و قیمت کا اندازہ بھی کچھ بصیرت

جواہر معارف ہی کرسکتی ہین ؎ بسوگند گفتن کہ زر مغربی است * چہ حاجت محک خود بگوید که چیست - کئی مرتبہ اسکو مینے غور و تامل سے پڑہا اولا یہ ارادہ کیا کہ اسکو بجنسہ چہپوادون مگر پہر اس امر پر نظر کر کے کہ فی زمانناجو بیگانگت زبانِ فارسی سے بالعموم ہو رہی ہے وہ اس سے عام طور پر استفادہ کی جانی مین ہارج ہوگی - مناسب معلوم ہوا کہ اصلِ رسالہ مع ترجمہ کے شائع کیا جائے امید ہے کہ ذی فہم طالبین کو خاص طور پر اس سے فوائد حاصل ہونگی اور انسی مین دعای خیر کا مستدعی ہون خدا میری اس ناچیز خدمت کو مقبول کری اور روح اقدس حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی اسکی اشاعت سے مسرور اور میری حالِ زار پر توجہ فرما ہو - چونکہ اصل نسخہ مین اس رسالہ کا کوئی نام تحریر نہ تہا لہذا مین حضرت مخدوم جیلؒ کی اسم گرامی کی مناسبت سے اسکا نام **تحفہ نظامیہ** قرار دیتا ہون اور قبل اسکی کہ مین ترجمہ اصل رسالہ شروع کرون اولاً حضرت مخدوم قدس سرہٗ کا مختصر حال لکہدینا مناسب سمجہتا ہون -

ذکر حضرت قدسی منزلت ترجمانِ صحیفہ تصوف باغبانِ حدیقہ تعرف شامل تنزیہ و تشبیہ عامل تشبیہ و تنزیہ صدر نشین ایوانِ صدق و یقین جناب مخدوم قاری نظام الملۃ والدین القادری الکاکوری المعروف بہ شیخ بہیکہ و شاہ بہکاری قدس سرہٗ و روحہ

اسم مبارک آپکا نظام الدین اور عرف شیخ بہکاری اور فرامین شاہی مین شیخ بہیکہ ہے - آپ علوی نسب قادری مشرب حنفی مذہب تھے - سلسلہ نسب آپکا ۲۱ واسطہ سے جناب امیر کرم اللہ وجہہ کو پہنچتا ہے - ولادت باسعادت آپکی سن آٹھ سو نوی ۸۹۰ ہجری مین ہوئی آپ حافظِ کلام اللہ و قاری ہفت قرأت اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے - اوائل کتب درسیہ

اپنے والد ماجد حضرت قاری امیر سیف الدین سے اور اواسط و اواخر مولانا ضیاء الدین
محدث مدنی و قاضی عبد اللطیف ہراتی سے تمام کئے۔ بیعت آپکو حضرت امیر ابراہیم ایرجی سے تھی
علوم ظاہر و باطن آپنے بظاہر پانچ بزرگون سے حاصل کئے اور دو سے اویسی فیضیاب ہوے
اسطرح بواسطہ رجالِ سبعہ کاملین آپکی تکمیل ہوئی۔ رویائے صادقہ مین آپسے حضرت
سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ تمہاری تکمیل سات کاملین سے
ہوگی وہ سات یہ ہین اول آپکو والد ماجد جنسے آپنے علوم درسیہ و اذکار و اعمال حاصل کئے
دوم مولانا ضیاء الدین محدث مدنی سوم حضرت حاجی عبد اللطیف ہراتی چہارم پیر بیعت و
ارشاد حضرت سید ابراہیم بن سید معین الدین ایرجی پنجم حضرت حافظ سید ابراہیم بغدادی
نبیرہ و صاحب سجادہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ششم حضرت محبوب سبحانی سیدنا
محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہفتم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ
نیز آپ حضرت سید عبد الرحیم مجذوب قدس سرہٗ سے بہی فیضیاب تہے۔ آپکی ذاتِ عالی
نہایت ہی جامع کمالات تہی۔ آپ علماء و اولیاء عہدِ اکبری مین نہایت سر آوردہ
و ممتاز تہے آپکے حالات و فضائل اکثر حضرات نے اپنی کتابون مین لکہے ہین ملا عبد القادر بدایونی
نے منتخب التواریخ مین سیف الدین ابن ہاشم انوری نے وفیات الاولیا مین محمد اعظم
بن شمس الدین خان کوکہ نے نتائج اعظمی مین ملا عبد الرشید ملتانی نے زاد الآخرت مین
ملا وجیہ الدین اشرف نے بحر ذخار مین ملا عبد الباسط اٹہوی نے بسط باسطی مین
مولوی عبد الشکور نے تحفۃ الفضلا فی تراجم الکملا مین۔ اور ان سب سے مفصل آپکی

حیات طیبہ کے کل ضروری حالات و اہم واقعات حضرت غوث ملت شاہ تراب علی قلندر علوی قدس سرہ نے کشف المتواری فی حال نظام الدین القاری میں تحریر فرمائے ہیں۔ لہذا میں کہ بنظر اختصار اطناب فضول سمجھتا ہوں۔ وفات آپکی بقول اصح آٹھہ ذیقعدہ سن نو سو اکاسی ہجری ۹۸۱ھ میں بعمر بانوے سال ہوی۔

قطعہ تاریخ وفات آنحضرت از جناب مولوی شریف الدین کاکوروی ؎

چون نظام الدین قاری شیخ ہیکل	سوے جنت اسپ ہمت تافتہ
ہشتمین ذیقعدہ بود و سال او	در سن ہجری چنین دریافتہ
آمد احداد کامل سال او	نہصد و ہشتاد و یک بشتافتہ

خلفا آپکے یہ حضرات ہوئے۔ حضرت ملا عبد الکریم نبیرہ آنحضرت۔ ملا عبد الرشید ملتانی مصنف زاد الآخرت ملفوظ آنحضرت استاد حضرت مجدد الف ثانی سرہندی۔ میر شرف الدین شکارپوری۔ شیخ محمد خورجوی۔ شیخ بدیع الدین مانکپوری۔ مولانا نصیر الدین سنبھلی۔ حافظ محب اللہ خیرآبادی مرزا شمس الدین محمد خان کوکہ۔

مزار مبارک آپکا قصبہ کاکوری محلہ جھنجری روضہ میں اپنے والد ماجد کے مزار کے متصل خطیرہ میں واقع ہے۔ یزادویتبرک بہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق آدم علی صورته وجعل
معرفته بمعرفة نفسه کما قال النبی صلے اللہ
علیه وآله وسلم من عرف نفسه فقد
عرف ربه والصلوة علی رسوله محمد وآله
اجمعین واللہ جعل رویة نفسه رویة
ربه کما قال من رانی فقد رای الحق
آن برادر سه سوال نبشته بودند اول آنکه چون مرید
بدستگیری پیر در مقام معرفت برسد خارج ذات
خود چیزی بیند یا همه در ذات خود دوم آنکه لفظ
تمثل در بعضے نسخه سلوک نبشته اند چه معنی است
سیوم آنکه عاشق با معشوق چون اتصال
یابد بصورت مرد اتصال یابد یا بصورت
نسا اکنون از هر سوالے برحسب املاوقت
جوابے فقیرانه باید شنید واللہ اعلم بالصواب
وبه التوفیق والاتمام اعوذ باللہ من الزلل
والخلل جواب از سوال اول آنست طائفه

سب تعریفین اُس خدا کے لئے ہین جسنے
آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اُسکی معرفت کو
اپنی نفس کی معرفت کا ذریعہ کیا جیسا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ جسنے اپنی نفس کو پہچانا اُسنے اپنے
رب کو پہچانا اور درود اُسکے پیغمبر محمد صلعم اور اُنکی
اولاد پر جنکی دید کو اللہ نے دید حق قرار دیا ہے جیسا کہ
ارشاد ہے کہ جسنے مجکو دیکھا حق کو دیکھا- بھائی تمنے
تین سوال لکھے تھے اول یہ کہ جب مرید بمدد مرشد مقام
معرفت پر پہنچتا ہے تو اپنی ذات سے خارج کوئی چیز
دیکھتا ہے یا سب اپنی ذات مین دوسرے یہ کہ لفظ تمثل جو کہ
بعضی کتب سلوک مین ذکر ہے اُسکے کیا معنی ہین تیسرے
یہ کہ عاشق کو جب معشوق سے اتصال ہوتا ہے تو بصورت مرد
یا بصورت عورت ہر سوال کا جواب فقیرانہ حسب املای وقت
سُننا چاہیے خدا ہی بہتر جانتا اور توفیق دیتا
اور تمام کراتا ہے اور اُسی سے مین زلتون اور خللون سے
پناہ مانگتا ہون جواب سوال اول یہ ہے کہ طائفہ

اہلِ سلوک میگویند کہ خداوند تعالیٰ را صورت نیست
و شکل نیست و زمان نیست و مکان نیست برتر از انست کہ
در نظرِ ما در آید و معرفت بدو راہ نیست و از حقیقتِ
او ہیچکس آگاہ نیست اما چون خداوند تعالیٰ خواہد کہ
باجمال و باکمال خود را بنماید بردار و بنماید از ردائے کبریائی
صورتِ بشر اگر خواہد کہ بر دوستانِ خود تجلّیِ خاص
کند تجلّی بصورتِ انسان کند کہ این تجلّیِ خاص است

گر تجلّیِ خاص خواہی صورتِ انسان بہ بین
ذاتِ حق را آشکارا اندرو خندان بہ بین

بصورت بشرم ہان وہان غلط مکنی کہ عقل
سخت ضعیف است و عشق سخت غیور پس چون مرید
بدستگیری پیر در مقامِ معرفت رسید و معنیِ بشریت
و انسانیت حل گردید بتحقیق در ذاتِ خود مقصود
خود بیند و یابد بعد دیدن معرفت او حاصل کند
من عرف نفسہ فقد عرف ربہ حاکی
این مقام است چون این ذوق حاصل شود
انا الحق خودی خود از زبان سرًّا و علانیۃً آشکارا گردد

اہلِ سلوک کے نزدیک خداوند تعالیٰ کی نہ
صورت ہے نہ شکل نہ زمان ہے نہ مکان وہ
اس سے بزرگ ہے کہ ہمیں نظر آسکے اسکی معرفت
ذات کی کوئی راہ نہیں اور نہ اسکی حقیقت سے
کوئی آگاہ ہے لیکن جب وہ اپنے جمال و کمال
کے ساتھ اپنا جلوہ دکھانا چاہتا ہے تو ردائے
کبریائی کے پردہ سے صورتِ انسانی میں دکھاتا ہے
جب اپنے دوستوں پر تجلّی خاص کرنا چاہتا ہے
تو صورتِ انسانی میں تجلّی فرماتا ہے کہ یہی تجلّی
خاص ہے۔

پس جب مرید بعد مرشد مقام
معرفت پر پہنچ جاتا ہے اور معنیِ بشریت
و انسانیت حل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی ہی
ذات میں اپنا مقصود پاتا اور دیکھتا ہے پھر
اسکی معرفت حاصل کرتا ہے من عرف الخ اسی
مقام سے خبر دیتا ہے جب یہ ذوق حاصل ہو جاتا ہے
تو خود بخود انا الحق اسکی زبان پر سرًّا و جہرًا جاری ہو جاتا ہے

اہلِ سلوک میگویند اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ راہِ
دل است پس ہر کہ براہِ دل خدا را بجوید شتابتر
آسان آن را یابد قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ
و این یافت بعد از ریاضتِ بسیار و ذکرِ بیشمار حاصل شود
و لکل شی صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ
سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار
زنگار خوردہ کی بنماید جمالِ دوست پس دیدن و
یافتن ہمہ در ذاتِ خود است نہ در خارج ذات
قال اللہ تعالیٰ و فی انفسکم افلا تبصرون
اہلِ سلوک میگویند کہ عالم بر چہار نوع است عالمِ ناسوت
و عالمِ جبروت و عالمِ ملکوت و عالمِ لاہوت عالمِ ناسوت را
عالمِ ظاہر میگویند و عالمِ ملکوت باطن آن عالمِ ظاہر را
میگویند و جبروت باطن عالمِ ملکوت را میگویند و عالمِ
لاہوت باطن باطن عالمِ ناسوت است و عالمِ ملکوت
باطن عالمِ ناسوت است پس ہیچ از عالمِ جبروت نیست
کہ در عالمِ لاہوت بادی نیست و ہیچ از عالمِ ملکوت
نیست کہ عالمِ جبروت بادی نیست و ہیچ از عالمِ ناسوت

اہلِ سلوک کہتے ہین کہ قریب ترین راستہ
حق کیطرف دل کا راستہ ہی لہذا جو شخص دل سے
خدا کو طلب کرے تو بہت جلد اور آسانی
سے پائے قلبِ مومن عرشِ الٰہی ہی اور
یہ یافت بہت ریاضت اور بیشمار ذکر کے
بعد حاصل ہوتی ہی۔ ہر چیز کی صاف کرنیوالی
ایک چیز ہوتی ہی اور قلب کی صاف کرنیوالی
چیز ذکرِ حق ہی پس دید اور یافت سب
اپنی ذات مین ہی نہ خارج از ذاتِ حق تعالیٰ
فرماتا ہی کہ وہ تمہارے نفس مین ہی کیون اسکو نہین دیکھتے
اہلِ سلوک کہتی ہین کہ عالم چار قسم پر ہی عالمِ ناسوت
عالمِ ملکوت عالمِ جبروت عالمِ لاہوت عالمِ ناسوت کو
عالمِ ظاہر کہتی ہین اور عالمِ ملکوت اس عالمِ ظاہر کے
باطن کو اور عالمِ جبروت باطن عالمِ ملکوت کو اور عالمِ لاہوت
باطن عالمِ جبروت کو پس کوئی چیز عالمِ جبروت کی ایسی نہین ہی
جسکے ساتھ عالمِ لاہوت نہو اور کوئی چیز عالمِ ملکوت کی ایسی نہین ہی
جسکے ساتھ عالمِ جبروت نہو اور کوئی چیز عالمِ ناسوت کی

نیست کہ عالم ملکوت باوے نیست پس ہر کجا کہ ناسوت است
این ہرسہ عالم است مرید چون بدستگیری پیر در منزل
معرفت برسد این در خود مطالعہ کند و گم گردد
خوش گفت آنکہ گفت ؎ لاہوت جبروت بین
جبروت در ملکوت بین ۔ ہر سہ درین ناسوت بین گم
عاقلی گم شو درین ۔ پیر مرید را دیدن و یافتن
بالحقیقہ در ذات خود نہ خارج ذات۔ اہل سلوک
میگویند عالم بر دو نوع ست عالم کبیر و عالم صغیر
و عالم صغیر انسان را میگویند والانسان انموذج
ہرچہ در عالم کبیر ہست در انسان آن ہمہ موجود است
چون مرید کہ از انسان ہست معنی انسان فہم کند
آنچہ در عالم کبیر ہست ہمہ در ذات خود موجود و مہیا
یابد پس معرفت در ذات خود حاصل کند نہ در
خارج ذات و مرید اگر ہمعنی در انسان دیگر مطالعہ
کند و باز در خود مطالعہ کند کہ از روی انسانیت ہر دو
یکی ست پس مطالعہ این ذات بہ مطالعہ ذات خود ہست در خارج ذات
خود و لہذا این طائفہ میگویند کہ غیر حق در جہان

ایسی نہین جسکی ساتہ عالم ملکوت نہو تو جہان
کہین ناسوت ہے یہ تینون عوالم بھی ہین مرید
جب بمدد مرشد منزل معرفت پر پہنچتا ہی
تو یہ سب اپنی مین دیکھتا اور گم ہوجاتا ہی پیر اور
مرید کو دیدو یافت حقیقتاً اپنی ذات مین
ہوتی ہی نہ خارج ذات۔

اہل سلوک کہتی ہین کہ عالم دو قسم پر ہے
عالم کبیر و عالم صغیر۔ عالم صغیر انسان کو
کہتے ہین اور انسان ایک نمونہ ہی کہ جو کچہ
عالم کبیر مین ہی وہ سب انسان مین موجود ہی
جب مرید یعنی انسان معنی انسانیت سمجھتا ہی
تو جو کچہ عالم کبیر مین ہی وہ سب اپنی ذات مین
موجود پاتا ہی اور اپنی ذات سے معرفت حاصل کرتا ہی
نہ خارج از ذات اور مرید اگر یہ معنی دوسرے مین دیکھے اور پہر
اپنی ذات مین مطالعہ کرے کہ از روے انسانیت تو دونون
ایک ہین پس مطالعہ اُسکی ذات ضمن مین اپنی ذات مین مطالعہ ہی
نہ خارج از ذات خود اسلئے یہ لوگ کہتی ہین کہ غیر حق عالم مین

اصلا متصور نیست و آنکه غیر حق میگویند غیر اعتباریست
نه غیر حقیقی و این معتبر نیست۔ اہلِ سلوک میگویند که
خداوند تعالےٰ چون خواست که خود را با صفات چنانچه
ہست آشکارا کند آئینهٔ مصطفےٰ پیدا آورد و آن صورت
آدم است بعده در وے تجلی فرمود کما قال النبی
صلعم ان اللہ تعالےٰ خلق آدم علی صورته
فتجلی فیه ؎ آن پادشاهِ اعظم در بسته بود محکم ؛
پوشید دلق آدم ناگاه بر در آمد پس مرید صادق چون
بدستگیری پیر در مقامِ معرفت برسد ذات او را با جمیع
صفات در ذاتِ خود مطالعه کند و این رباعی
مونس وقت گردد رباعی ای نسخهٔ نامهٔ الٰہی که توئی
وی آئینهٔ جمالِ شاہی که توئی ؛ بیرون ز تو نیست
ہر چه در عالم ہست ؛ از خود بطلب ہر آنچه خواہی
که توئی۔ اہلِ سلوک میگویند که خدا را از خدائے
مخواه بلکه از خود خدا را بخواه که یافت خود یافت
اوست و یافت او یافت خود است ؎ روزان بتو
بودم و نمی دانستم ؛ شب با تو غنودم و نمی دانستم

بالکل خیال ہی نہین کیا جا سکتا یہ جو غیر حق
کہا جاتا ہے یہ غیریت اعتباری ہے حقیقی اور یہ
معتبر نہین۔ اہلِ سلوک کہتے ہین کہ خداوند
تعالےٰ نے جب اپنی ذات صفات کے ساتھ جیسی کہ ہے
ظاہر کرنا چاہی تو آئینہ مصطفوی بنایا اور
وہ صورت آدمی ہے پھر اُسمین تجلی کی جیسا کہ
ارشادِ نبوی صلعم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آدم کو
اپنی صورت پر پیدا کیا اور اُسمین تجلی کی۔
پس مرید صادق جب بمددِ مرشد مقامِ
معرفت مین پہنچتا ہے تو اُسکی ذات کو مع کل
صفات کے اپنی ذات مین دیکھتا ہے اور یہ
رباعی اُسکی مونسِ حال ہوتی ہے کہ ای نسخۂ
نامۂ الٰہی الخ

اہلِ سلوک کہتے ہین کہ خدا کو خدا سے نہ مانگ بلکہ
اپنے سے خدا کو مانگ کہ اپنی یافت
اُسکی یافت اور اُسکی یافت اپنی
یافت ہے۔

ظن بردہ بدم بخود کہ من بودم * من جملہ تو بودم
ونمی دانستم ۔ وبعضی ازین طائفہ میگویند کہ خود از خدائے
بخواہ وخداوند را از خود کہ یافت خود یافت اوست
ویافت او یافت خود است اذا ابصرتہ ابصرتنا
واذا ابصرتنا ابصرتہ * من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی * تا کس نگوید بعد ازین من
دیگرم تو دیگری پس دیدن ویافتن در ذات خود است
نہ در خارج ذات خود ۔ چون معرفت بکمال برسد ذات خود
وخارج برائے یافت مقصود برابر شود سرو دیدہ بدست آر
کہ ہر ذرہ خاک * جامیست جہان نما چو در وی نگری
واز سوال دوم باید شنید کہ چار لفظ در کتب اہل سلوک
آمدہ است مثل ومثال وتمثیل وتمثل ۔ مثل را کسی قائل نیست
کہ لیس کمثلہ شئ کاف زائدہ است کہ لیس مثلہ شئ
اما اطلاق لفظ مثال وتمثل وتمثیل نزد اہل حقیقت بر حق
سبحانہ رواست وآنرا معنی گویند اما مقصود ما از لفظ
تمثل است وکثیر الوقوع است ومعانیہائے لطیف در وی
متضمن است ۔ این طائفہ میگویند کہ بنا برین جہان

بعض یہ کہتے ہین کہ خود کو خدا سے
اور خدا کو خود سے طلب کر کہ اپنی یافت
اسکی یافت اور اسکی یافت اپنی یافت ہے
جب ہمنے اسکو دیکھا تو اپنے کو دیکھا
اور جب اپنے کو دیکھا تو اسکو دیکھا
لہذا دید و یافت اپنی ذات مین ہی
نہ خارج اپنی ذات سے بحالت حصول
معرفت تامہ اپنی ذات اور خارج از
ذات یافت مقصود کے لئے برابر
ہوتی ہی ۔

جواب سوال دوم یہ ہی کہ چار لفظین
کتب اہل سلوک مین آئی ہین مثل و مثال
و تمثیل و تمثل ۔ مثل کا کوئی قائل نہین ہی لیس کمثلہ شئ مین کاف
زائد ہی یعنی خدا کی مثل کوئی چیز نہین ہی لیکن الفاظ
مثال و تمثیل و تمثل کا اطلاق اہل حقیقت کے نزدیک
حق سبحانہ پر جائز ہی اور اسکی وہ معانی بھی بیان کئی گئی ہین
لیکن ہمارا مقصود لفظ تمثل سے ہی جو کثیر الوقوع ہی اور
لطیف معانی کو متضمن ہی یہ لوگ کہتے ہین کہ اس عالم

و آن جہان بر تمثل است مطلع شدن بر تمثل خ اندک
کار نیست بلکہ معظم اسرار نیست فتمثل لها بشرا سویا
ہمہ ازین تمثل است و رایت ربی لیلۃ المعراج
علی صورۃ شاب امرد قطط و رایت
ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ فوضع
کفیہ علی کتفی فوجدت بردھا فی صدری
بیان این تمثل است و آنکہ پیغمبر علیہ السلام گفت
ایاکم والنظر الی الامارد فان لهم لونا
کلون اللہ تعالی نشان این تمثل است و ان
فی الجنۃ سوقا یباع فیها الصور شاہد
ہمین معنی است و رایت ربی علی صورۃ امی
ہمہ حاکی است - اہل سلوک میگویند کہ خداوند تعالی
چون خواست کہ از عالم کنت کنزا مخفیا خود را آشکار
کرداند و روے معشوقی در برکشد غیرت معشوقی در کار شد
کہ عاشق بجز او دوست ندارد و بہیچ جا بغیری محتاج
نشود لاجرم بصورت جملہ اشیا متمثل گشت تا عاشق او را
دوست دارد و بہر چہ رو آرد او باشد پس ای برادران

اور اُس عالم کی بنیاد تمثل پر ہے اور تمثل پر مطلع ہونا کوئی
معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑا کام ہے فتمثل لها بشرا سویا
اسی تمثل سے ہے اور رایت ربی لیلۃ المعراج علی
صورۃ شاب امرد قطط و رایت ربی لیلۃ المعراج
فی احسن صورۃ فوضع کفیہ علی کتفی فوجدت
بردھا فی صدری اسی تمثل کا بیان ہے اور
رسول اللہ صلعم کا ارشاد کہ ایاکم والنظر الی
الامارد فان لهم لونا کلون اللہ اسی
تمثل کا نشان ہے اور ان فی الجنۃ سوقا
یباع فیها الصور اسی معنی پر گواہ ہے اور
رایت ربی علی صورۃ امی بھی اسی کی خبر دیتا ہے
اہل سلوک کہتے ہیں کہ خداوند تعالی نے جب چاہا
کہ عالم کنت کنزا مخفیا سے ظاہر ہو کر لباس
معشوقی پہنے تو غیرت معشوقی نے یہ نہ چاہا کہ
اسکا عاشق بجز اسکے اور کسی کو دوست رکھے یا کسی جا میں
کسی غیر کا محتاج ہو لہذا بصورت کل اشیا متمثل ہوا تاکہ
عاشق اسکو دوست رکھے اور جس طرف متوجہ ہو وہی ہو پس

اینہمہ کہ در دنیا و آخرت دیدہ میشود ہمہ عالم تمثل است
اما دیدن و مطلع شدن بر سرّ الٰہی برخورداری یافتن
ازین معانی کار ہر کس نیست و ہر کس لایق نبود ہر چہ بینی
یار ہست اغیار نیست ٭ غیر او جز وہم و جز پندار نیست
از جمال و ہو معکم جلوہ ہاست ٭ لیک ہر کس لایق دیدار نیست
خداوند تعالے ما را و جملہ برادران را مخصوص آن اسرار و
را برخورداری ازین عالم تمثل بدہاد آمین یا رب العالمین
و از سوال سوم باید شنید اہل سلوک میگویند
نظر الی ذات الٰہیہ صفت کردن بصورت مرد
و نسا از غیر روا نیست اما چون خواہد کہ عاشق را
وصال دہد گاہی بصورت مرد وصال دہد و گاہ
بصورت نسا گاہی بصورت رجال جمال دہد
و گاہ بصورت بتان و لیکن اگر بصورت مرد و
امرد وصال دہد اولی باشد کہ این تجلی خاص است
بر عاشقان خاص و اگر بصورت نسا غیر محرم وصال
دہد و بعد وصال اول ثانی دہد اُولی اَدنے
باشد زیرا کہ این تجلی خص خواص است عاشقان

کونین میں نظر آتا ہی سب عالم تمثل ہے
لیکن سرّ الٰہی پر مطلع ہونا اور اُس سے
فائدہ اٹھانا ہر شخص کا کام نہیں ہی۔ اور
نہ ہر شخص اسکے لایق ہی۔
خداوند تعالے ہم اور سب
بھائیوں کو خصوصاً تمکو اس عالم تمثل سے
برخورداری نصیب کری آمین
جواب سوال سوم یہ ہی۔ اہل سلوک کہتے ہین
کہ بنظر ذات الٰہی اسکو متصف بصورت
مرد یا عورت کرنا جائز نہیں لیکن جب وہ
عاشق کو واصل کرنا چاہتا ہی تو کبھی بصورت امرد وصل کرتا ہی
اور کبھی بشکل عورت کبھی بصورت مرد جلوہ نما ہوتا ہے
کبھی بصورت بت لیکن اگر بصورت عورت
وصال نصیب کرے اور بعد وصال اول
وصال ثانی بھی دے تو پہلا وصال
اولے ہے اس لئے کہ یہ تجلی اخص الخواص
عاشقان

اخص است در وصال این متجلی فیہا لذۃ در لذت
است و ذوق در ذوق است بر زبان بزرگے
کامل و مردے واصل این فقیر حقیر شنیدہ است کہ
پیغمبر علیہ السلام لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل عبارت
از خلوت بی بی عائشہ گفتہ است اہلِ سلوک
میگویند چون عاشق بکمال برسد خود را عین
معشوق می یابد آن ہنگام ازو بر وصال و فراق
او مختفی میشود و بزبانِ حال این میگوید ع
معشوق و عشق و عاشق ہر سہ یکیست اینجا چون
وصل در نہ گنجد ہجران چہ کار دارد - این زمان
از طلبِ وصال یافتن بصورت مرد یا بصورت
نسا نباشد و تا ازین بند خلاص نیافتہ باشد
در تنزل بود - اہلِ سلوک میگویند چون بر حکم
انا من نور اللہ والخلق کلھم
من نوری جملہ یک نور است در ہر اشیا
بہر صورتے و شکلے درین جہان و ذرات جہان

اخص کے لئے ہے اس وصال میں متجلی فیہا میں
لذت در لذت و ذوق در ذوق ہے میں نے ایک
بزرگ کامل و فقیر واصل کی زبان سے سنا ہے
کہ حضرت رسول اللہ صلعم کی مراد لی
مع اللہ الخ سے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے
خلوت ہے - اہل سلوک کہتے ہیں کہ جب عشق
انتہا پر پہنچ جاتا ہے تو عاشق اپنے آپ کو
عین معشوق پاتا ہے اسوقت اسکو وصال و
فراق سے نجات ملجاتی ہے اور وہ بزبان
حال کہنے لگتا ہے - ع معشوق و عشق و
عاشق الخ اسوقت طلبِ وصال میں یافت
بصورت مرد یا بصورت عورت نہیں
ہوتی ہے - اور جو شخص اس قید سے نجات پائے
وہ تنزل میں ہے - اہلِ سلوک کہتے ہیں کہ بر حکم
انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری
سب ایک نور ہے اور ہر چیز ہر صورت
ہر شکل سے اس عالم کی اور ذرہ ذرہ عالم کا آپ سے

مالا مال است اما ذوق و لذت این کسی یابد که در نمک زار فنا نمک شده باشد اکنون یک غزلی باید خواند و تمتع از و با وصل تمام باید گرفت از جمع الجمع در تفرقه باید شد و از تفرقه در جمع الجمع باید رفت و از مجمل در مفصل و از مفصل در مجمل متوطن باید گشت نهایت سلوک سالک تا اینجاست پیش ره نیست همه در ان مجمل و مفصل جان داده اند—

مالا مال ہے لیکن اسکا ذوق اور اسکی لذت وہی شخص پاتا ہے جو نمک زار فنا مین فنا ہو گیا ہو اب ایک غزل پڑھکر اس سے پوری وصال کا فائدہ حاصل کرنا چاہئے اور جمع الجمع سے تفرقہ مین اور تفرقہ سے جمع الجمع مین جانا چاہئے اور مجمل سے مفصل اور مفصل سے مجمل مین متوطن ہونا چاہئے سالک کے سلوک کی انتہا یہانتک ہے اس سے آگے راہ نہیں سب نے اسی مجمل و مفصل مین جان دی ہے—

بحر

اے ز نورت آفرینش شد مقصود جہان
عقل حیران زین تعجب فہم ابتر در جہان

ہر چہ اندر عالم است از ذرہ ہاے کائنات
از نقاب روے تو ہر یک منور در جہان

آفتاب است ہر ضیا اندر زمین و آسمان
یا ستارہ نور تو قرص مدور در جہان

گہ ہلالی میشود این نور در اندر طلوع
گہ بغیرت در سفر شد بدر انور در جہان

گاہ گردی صبح صادق گاہ گردی وقت شام
گہ شب تاریک گردی گہ مقمر در جہان

گاہ گردی چرخ گردان گاہ گردی وقت شام
گاہ گردی روز روشن گہ معنبر در جہان

گہ نمائی آسمان گون گہ نمائی تیرہ گون
گہ نمائی نیل گونش گہ معصفر در جہان

گاہ خانہ گاہ مہمان گاہ صحرا گاہ کوہ
گاہ دہقان گاہ مصری گاہ شہر در جہان

گہ زمین گہ آسمان گہ در میان این و آن
گاہ تخم و گاہ شجر و گہ مشجر در جہان

گاہ بری گاہ بحری گاہ ہستی ہین ہین
گاہ گوہر گاہ دریا بحر اخضر در جہان

گہ خلایق گہ ملایک گاہ عقل وگاہ فہم
گاہ روحی گہ بشر از جملہ برتر در جہان

گاہ آدم گاہ حوا گاہ شیطان گاہ دیو
گاہ گریان گاہ شادان گاہ غمخور در جہان

گہ محمد گہ عمرؓ ہم گاہ عثمانؓ گہ علیؓ
گہ نمائی ہمچو آن صدیق اکبرؓ در جہان

از مفصل درگذر بریک سخن کوتاہ کن
ہر چہ بینی در دو عالم اوست اظہر در جہان

اہلِ سلوک میگویند چون این معنی بکمال برسد
فرق میانِ ذات خود وخارج ذات خود
مرتفع شود زیراکہ تفرقہ جمع شد وجمع تفرقہ و
لا الٰہ الا اللہ و الا اللہ لا الٰہ فی ہذا
سر غامض لا یجوز کشفہ فہم من
فہم والسلام ۃ

خداوند تعالیٰ مارا وجمیع طالبان را ازین
اسرار برخورداری بدہد آمین یارب العالمین
تمت تمام شد رسالہ تصنیف حضرت مخدوم منا
حضرتِ شاہ بھیکہ قدس اللہ سرہ العزیز
بہ یدِ خاک پائی قلندران طفیل علی علوی منقول
این بدستخط حضرت مخدوم مزین بود

اہلِ سلوک کہتے ہین کہ جب یہ معنی کمال کو
پہنچ جاتے ہین تو اپنی ذات اور خارج
از ذات کا فرق اُٹھ جاتا ہی اس لئے
تفرقہ جمع اور جمع تفرقہ ہو جاتا ہی جیسے
لا الٰہ الا اللہ و الا اللہ لا الٰہ اسمین ایک
باریک راز ہے جسکا اظہار جائز نہین
جسنے سمجھا اُسنے سمجھا خدا ہمکو اور کل
طالبین کو ان اسرار سے فائدہ دے
تمام ہوا رسالہ مصنفہ حضرت مخدومنا
حضرت شاہ بھیکہ قدس سرہ العزیز
بدستِ خاک پائی قلندران طفیل علی علوی منقول عنہ
حضرت مخدوم قدس سرہ کی دستخط سے مزین تھا

نظام الدین احمد غفرلہ [illegible]